34420-رمی جمرات کے وقت سرزد ہونے والی غلطیاں

سوال

رمی جمرات کے وقت سرزد ہونے والی غلطیاں کونسی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ جوکہ مکہ مکرمہ والی جانب ہے کو عید قربان کے دن چاشت کے وقت سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے ، اور کنکری بھی چنے کے دانے سے کچھ بڑی تھی ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر تھے تو عقبہ کی صبح مجھے فرمانے لگے :

(ادھر آؤ اور میرے لیے کنکریاں چنو، ابن عباس رضی اللہ تعالی کہتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کنکریاں چنیں اور وہ انگلی ناخن پر رکھ کر پھینکی جانے والی چھوٹی چھوٹی تھیں ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریاں اپنے ہاتھ میں رکھیں اور فرمانے لگے : اس طرح کی کنکریاں مارو ۔ ۔ ۔ اور غلو سے اجتناب کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ بھی دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3029)

صحیح ابن ماجہ میں علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح کہا ہے ۔ دیکھیں حدیث نمبر (2455) ۔

امام احمد اور ابوداود رحمہما اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کے مابین سعی اور رمی جمرات تو صرف اللہ تعالی کا ذکر قائم کرنے کے لیے ہے) ۔

رمی جمرات کی مشروعیت میں یہ ہی حکمت ہے ۔

رمی جمرات میں بعض حجاج کرام جن غلطیوں کا مرتکب ہوتے ہیں وہ کئی ایک طرح کی ہیں :

اول :

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کنکریاں مزدلفہ سے لی جائیں تو رمی صحیح ہوگی وگرنہ نہیں ، اس لیے آپ بہت سارے لوگوں کو دیکھیں گے کہ وہ منی روانہ ہونے سے قبل مزدلفہ سے ہی کنکریاں اکٹھی کرتے پھرتے ہیں ، تو اس یہ خیال اور گمان غلط ہے کیونکہ کنکریاں کسی بھی جگہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں مزدلفہ سے اٹھالیں یا پھر منی سے یا کسی اور جگہ سے مقصد تو کنکریاں حاصل کرنا ہے ۔

اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے کنکریاں چنی تھیں تا کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ مزدلفہ سے کنکریاں اٹھانا سنت ہے ، تو اس طرح مزدلفہ سے کنکریاں حاصل کرنا نہ تو سنت ہے اور نہ ہی واجب ، کیونکہ سنت وہ ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا عمل یا پھر اقرار سے ثابت ہو ، اور یہ سب کچھ ہی مزدلفہ سے کنکریاں اٹھانے میں ثابت نہیں ہے ۔

دوم :

بعض لوگ کنکریاں اٹھانے کے بعد یا تو اس احتیاط کی وجہ سے کہ ہوسکتا ہے اس پر کسی نے پیشاب کردیا ہو، یا پھر اپنے خیال کے مطابق صاف ستھری کنکریاں افضل ہیں کی وجہ سے دھوتے ہیں، بہر حال جمرات کو مارنے کے لیے کنکریاں دھونا بدعت ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کام نہیں کیا۔

اور کسی ایسی چیز سے عبادت کرنا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں بدعت ہے، اور جب وہ شخص عبادت کے علاوہ کسی اور چیز میں ایسا کام کرتا ہے تو پھر وہ وقت کا ضیاع اور بے وقوفی ہے۔

سوم :

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ جمرات ہی شیطان ہیں، اور وہ شیطان کو کنکریاں مار رہے ہیں، اس لیے آپ کئی ایک کو دیکھیں گے کہ وہ جمرات کو بہت زیادہ غصہ اور شدت اور غضب سے کنکریاں مارتا اور ایسے جذبات کا اظہار کرتا ہے گویا کہ شیطان اس کے سامنے کھڑا ہے، تو اس سے کئی ایک مفاسد مرتب ہوتے ہیں :

1- یہ گمان اور خیال غلط ہے، کیونکہ ہم تو اللہ تعالی کے ذکر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کرنے اور حقیقی عبادت کو ثابت کرنے کے لیے رمی جمرات کر رہے ہیں، اس لیے کہ جب کوئی انسان اطاعت و پیروی کا عمل کرے اور اسے اس کے فائدہ کا علم نہیں ہو تو وہ اسے اللہ تعالی کی عبادت کے لیے کرے تو یہ عمل اللہ تعالی کے سامنے اس کی عاجزی اور خضوع پر زیادہ دلالت کرتا ہے۔

2- انسان وہاں پوری قوت اور جذبات اور شدید غیظ و غضب کے ساتھ کنکریاں مارنے آتا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ وہ خود بھی تکلیف اٹھاتا ہے اور دوسروں کے لیے بھی بہت زیادہ تکلیف کا باعث بنتا ہے گویا کہ اس کے سامنے دوسرے لوگوں کی کوئی اہمیت ہی نہیں اور وہ حشرات ہیں ان کی کوئی پرواہ ہی نہیں کرتا اور خیال نہیں رکھتا بلکہ بپھرے ہوئے اونٹ کی طرح آگے بڑھتا ہے

3- انسان کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت میں مصروف ہے یا پھر وہ اس رمی کے ساتھ اللہ تعالی کی عبادت کر رہا ہے، اس لیے اسے کنکریاں مارتے وقت وہی کلمات کہنے چاہییں جو مشروع ہیں، اور اسے غیر مشروع کلمات کہنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

آپ دیکھیں گے کہ ایسا شخص رمی کرتے ہوئے کہتا ہے اے شیطان سے غصہ کرتے اور رحمن کی رضامندی کے لیے۔

حالانکہ رمی کرتے ہوئے ایسے کلمات کہنے مشروع نہیں بلکہ رمی جمرات میں مشروع تو یہ ہے کہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا تھا۔

4- اس فاسد اور غلط عقیدہ رکھنے کی وجہ سے آپ دیکھیں گے کہ وہ حاجی بڑے بڑے پتھر لیتا ہے کیونکہ اس کا یہ خیال ہے کہ جتنا بڑا پتھر ہوگا شیطان پر اثر بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا اور انتقام بھی اتنا ہی شدید ہوگا، آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ اسے جوتے اور لکڑیاں وغیرہ اسی چیزیں بھی مار رہا ہے جو مشروع نہیں ہیں۔

تو جب ہم یہ کہیں کہ : ایسا اعتقاد رکھنا فاسد ہے تو پھر رمی جمرات کے بارہ میں کیا اعتقاد رکھنا چاہیے ؟

رمی جمرات میں ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم اللہ تعالی کی تعظیم اور عبادت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی کے لیے رمی جمرات کرتے ہیں۔

چہارم :

بعض لوگ اس بارہ میں سستی کرتے ہیں اورانہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ کیا کنکری اپنی جگہ پر گری ہے کہ نہیں ؟

کنکری جب مارے جانی والی جگہ یعنی حوض میں نہ گرے تورمی صحیح نہیں ، اس میں صرف اتنا ہی کافی ہے کہ کنکری اپنی جگہ پر گری ہے اس میں یقین کی شرط نہیں کیونکہ بعض اوقات یقین مشکل ہوتا ہے ، اورجب یقین مشکل ہو توپھر ظن غالب پر عمل کیا جائے گا ، کیونکہ شارع نے بھی شک نماز میں شک کی حالت میں ظن غالب کی طرف ہی لوٹایا ہے ۔

جب کسی کوشک ہوکہ آیا اس نے نماز کتنی پڑھی ہے تین یا چار؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اسے صحیح تلاش کرنا چاہیے اورپھر اس صحت پر بنیاد رکھے) سنن ابوداود حدیث نمبر (1020) ۔

اوریہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عبادت کے امورمیں ظن غالب ہی کافی ہے ، اوریہ اللہ تعالی کی جانب سے آسانی ہے کیونکہ بعض اوقات یقین ہوتا ہی نہیں ۔

اورجب حوض میں کنکری گرجائے تواس کی یہ کنکری شمار ہوگی چاہے وہ حوض میں ہی رہے یا پھر حوض میں گرنے کے بعد وہاں سے لڑھک جائے

پنجم :

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کنکری ستون کوضرور لگنی چاہیے یہ گمان بھی صحیح نہیں بلکہ غلط ہے کیونکہ رمی میں یہ شرط نہیں کہ کنکری اس ستون کوضرور لگنی چاہیے ، کیونکہ یہ ستون توصرف بطورعلامت ہے کہ یہاں کنکریاں پھینکنی ہیں ، لھذا جب کنکری اس ستون کے ارد گرد دائرے میں گرے تویہ شمار ہوگی چاہے وہ ستون کولگے یا نہ لگے ۔

ششم :

یہ بہت ہی عظیم اورفاش غلطیوں میں سے ہے کہ بعض لوگ رمی کرنے میں سستی سے کام لیتے ہیں اورطاقت اورقدرت ہونے کے باوجود کسی دوسرے کواپنی کنکریاں مارنے کا وکیل بناتے ہیں جوکہ بہت بڑي غلطی ہے ، کیونکہ رمی جمرات حج کی علامات اوراعمال میں سے ہیں اوراللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوراللہ تعالی کے لیے حج اور عمرہ پورا کرو}.البقرۃ(196) ۔

اوررمی جمرات اتمام حج میں شامل ہے کہ حج کے پورے شعائر ادا کیے جائیں لھذا انسان پرواجب ہے اورضروری ہے کہ وہ خود ہی کنکریاں مارے اوراس میں (قدرت رکھتے ہوئے) کسی دوسرے کووکیل نہ بنائے ۔

بعض لوگ کہتے ہیں : رش بہت زیادہ ہے ، اورمجھے اس میں مشقت ہے ، توہم اسے یہ کہیں گے : جب لوگوں کے مزدلفہ سے منی پہنچتے وقت شروع میں رش ہوتا ہے دن کے آخر میں وہاں رش نہیں رہتا ، اورنہ ہی رات کے وقت بہت زیادہ رش ہوتا ہے ، لھذا اگرآپ دن کورمی نہیں کرسکے توآپ رات کورمی کرلیں کیونکہ رات میں بھی رمی ہوسکتی ہے اوریہ بھی رمی کا وقت ہے اگرچہ دن میں رمی کرنا افضل اوربہتر ہے ۔

لیکن اگرانسان دن کی بنسبت رات کوبڑے آرام اورسکون اوراطمنان اورخشوع سے رمی کرسکتا ہے تواس کا دن کی بجائے رات کورمی کرنا افضل ہے اوردن کے وقت تنگی اوررش اورشدت کی بنا پر موت کودعوت دیتا پھرے اورہوسکتا ہے کہ کنکری حوض میں بھی نہ گرے ۔

اہم یہ ہے کہ جوکوئی بھی رش اورازدھام کی دلیل دیتا ہے ہم اسے یہی کہیں گے : اللہ تعالی نے اس معاملہ میں وسعت رکھی ہے اس لیے آپ رات کے وقت رمی کرلیں ۔

اوراسی طرح اگرعورت لوگوں کے ساتھ رمی کرتے ہوئے ڈرے تواسے بھی رات تک رمی میں تاخیر کرلینی چاہیے ، اوراسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل وعیال میں سے کمزور- مثلا سودہ بنت زمعہ وغیرہ- اشخاص کوخودرمی نہ کرنے اوراس میں کسی دوسرے کووکیل بنانے کی رخصت نہیں دی- اگریہ جائزہوتا توآپ رخصت دیتے- بلکہ آپ نے توانہیں یہ اجازت دی تھی کہ وہ مزدلفہ سے رات کوہی منی روانہ ہوجائیں اورلوگوں کے پہنچنے سے قبل ہی رمی جمرہ کرلیں ، اوریہ سب سے بڑی دلیل ہے کہ عورت رمی جمرات میں عورت ہونے کے ناطے کسی دوسرے کووکیل نہیں بنا سکتی ۔

جی ہاں اگرفرض کرلیا جائے کہ انسان عاجزہے اوروہ خودرمی نہیں کرسکتا دن میں بھی نہیں اورنہ ہی رات کے وقت تواس شخص کے لیے وکیل بنانا جائزہوگا کیونکہ وہ عاجزہے ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے ثابت ہے کہ بچوں کے رمی نہ کرسکنے کی وجہ سے وہ اپنے بچوں کی جانب سے رمی کیا کرتے تھے ۔

بہرحال اس معاملہ میں سستی اورکاہلی- میری مرادیہ ہے کہ بغیر کسی ایسے عذرکے جس کی بنا پررمی کرنا ممکن نہ ہو- کرنا بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ یہ عبادت میں سستی وکاہلی اورواجب کی ادائیگی میں کوتاہی ہے ۔

واللہ اعلم.